



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۵۲) مطبوعہ ۲۴ - دسمبر ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)

غزل پیدائش مسیح

(۱) مسیح زماں - آج پیدا ہوا ہے ؎
کہ داروئے جاں - آج پیدا ہوا ہے

(۲) کیا عدن میں جس نے حوا سے وعدہ
وہ مریم کے یہاں آج پیدا ہوا ہے

(۳) پلاطس ہیرودیس دونوں سے کہدو
شہِ دوجہاں - آج پیدا ہوا ہے

(۴) دماغِ زمین عرش پر ہو بجا ہے ؎
شہِ آسماں - آج پیدا ہوا ہے

(۵) کیا جس نے خود مر کے انصاف پورا ؎
وہ نوشیرواں - آج پیدا ہوا ہے

(۶) صدا گونجتی ہے یہہ کون و مکاں میں
شہِ لامکاں - آج پیدا ہوا ہے ؎

(۷) چلو سوئے بیت اللحم اے گڈریو ؎
تمہارا شباں - آج پیدا ہوا ہے

(۸) غریبوں کا ہمدرد دکھیوں کا ساتھی
کسِ بیکساں - آج پیدا ہوا ہے ؎

(۹) لقب جس کا ہے آفتابِ صداقت
وہ ای مہربان - آج پیدا ہوا ہے

(۱۰) دمِ ذبح - اللہ اکبر نہ بولا ؎ ؎ ؎
بزِ بے زباں - آج پیدا ہوا ہے ؎

(۱۱) تمنائے منت بر آئے نہ کیونکر ؎ ؎
مرادِ دلاں - آج پیدا ہوا ہے ؎

نُورُ افشاں

پادری اے۔ ایچ۔ یورنگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری ایچ گولکناتھ صاحب + پادری غلام مسیح صاحب } اسسٹنٹ
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے + پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب } ایڈیٹرز

خدا مجسّم ہُوا

گلستاں میں ایک گل کھلا چاہتا ہے
عنادل کا دل خوش ہوا چاہتا ہے

"ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوتا اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُس کے کاندھے پر ہوگی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب مشیر خدائے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ۔ یسعیاہ ۹: ۶۔ دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُس کا نام عمانوایل رکھیگی"۔ یسعیاہ ۷: ۱۴ +

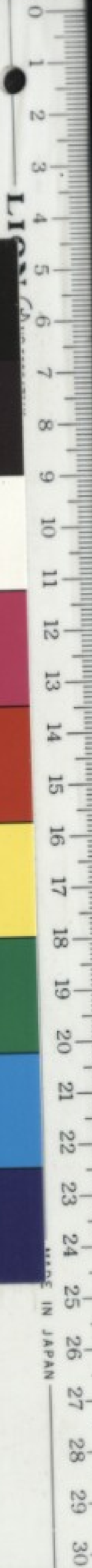
ہر زمانہ میں خداپرستوں اور عابدوں کی یہہ خواہش رہی کہ کاشکے ہم خدا کو دیکھیں۔ ازل سے خدا کا ارادہ تھا کہ اپنے تئیں انسان پر ایسی صورت میں ظاہر کرے کہ انسان کو معلوم ہو کہ ہاں فی الحقیقت اب خدا ہمارے ساتھ ہے لیکن اس کے لئے ایک خاص وقت مقرر تھا اس واسطے ممکن تھا کہ اُس وقت سے پہلے دیندار لوگ جو اسبات کے مشتاق تھے مایوس ہو جائیں۔ لہذا اُن کو تسلّی دینے کے لئے خداوند مسیح کی پیدایش سے چھ سو برس پہلے نبی کی معرفت عمانوئیل کا وعدہ خدا کیطرف سے پہنچایا گیا۔ عمانوئیل کے لغوی معنی ہیں خدا ہمارے ساتھ۔ عما کے معنی ساتھ۔ نو کے معنی ہمارے۔ ایل کے معنی خدا غرض کہ اسی لفظ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا ارادہ تھا کہ جسم کو اختیار کرے۔ بیٹے کے لفظ سے بھی یہی بات مفہوم ہوتی ہے۔ نبیوں کی کتابیں ایک اور قسم کے حوالے بھی پائے جاتے ہیں جن سے یہی بات ظاہر ہوتی ہے۔ اُن میں خدا کے حق میں وہ مثال اور وہ الفاظ اور محاورے استعمال کئے گئے ہیں جو انسان کے حق میں مستعمل ہوتے ہیں جیسا کہ لکھا ہے کہ خدا اپنے لوگوں کی کمک کے واسطے جنگی مرد کی طرح نکلے گا اور اُن کی خاطر وہ دکھ بھی سہیگا مثلاً خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اُکسائیگا وہ چلائیگا وہ جنگ کے لئے بلائیگا وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کریگا۔ میں (متکلم خدا) بہت مدّت سے چپ رہا۔ میں خاموش ہو رہا اور آپ کو روکتا گیا پر اب میں اُس عورت کی طرح جسے درد زہ ہو چلاّؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سے ٹھنڈی سانس بھی لونگا میں پہاڑوں اور ٹیلوں کو ویران کر ڈالونگا۔ اُس کے سبزہ زاروں کو خشک کر دونگا اور اُن کی ندیاں بسنے کے لایق زمین بنا دونگا اور تالابوں کو سُکھا دونگا اور اندھوں کو اُس راہ سے جسے وہ نہیں جانتے لیجاؤنگا میں اُنہیں اُن رستوں پر جن سے وہ آگاہ نہیں لے چلونگا۔ میں اُن کے آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہہ کو میدان کر دونگا + میں ان سے یہہ سلوک کرونگا اور ترک نہ کرونگا۔ یسعیاہ ۴۲: ۱۳-۱۶ +

یہہ کون ہے جو ادوم سے اور خوب سرخ پوشاک پہنے ہوئے بصرہ سے آتا ہے؟ یہہ جس کا لباس درخشاں ہے اور اپنی توانائی کی بزرگی سے خرام کرتا؟ یہہ میں ہوں جو استبازی کی شہرت دیتا ہوں اور نجات دینے پر قادر ہوں +

کس لئے تیری پوشاک سُرخ ہے اور تیرا لباس اُس شخص کے مانند جو انگور کے کولھو میں روندتا ہے؟ میں نے تن تنہا انگور کو کولھو میں کچلا اور لوگوں میں سے میرے ساتھ کوئی نہ تھا ہاں میں نے اُنہیں اپنے غصہ میں لتاڑا اور اپنے جوش میں اُنہیں روندا اور اُن کا لہو میرے لباس پر چھڑکا گیا اور میں نے اپنے سارے کپڑوں کو نجس کیا کیونکہ انتقام کا دن میرے دل میں ہے اور میرے چھڑائے ہوؤں کا سال آپہنچا ہے میں نے نگاہ کی اور کوئی مددگار نہ تھا اور میں نے تعجب کیا کہ کوئی سنبھالنے والا نہ ہوا سو میرا ہی بازو نجات کو اپنے لئے لایا اور میرے ہی قہر نے مجھے سنبھالا۔ ہاں میں نے اپنے قہر سے قوموں کو لتاڑا اور اپنے غضب سے انہیں پرزہ پرزہ کیا اور اُن کے لہو کو زمین پر گرا دیا۔ یسعیاہ ۶۳: ۱-۶ +

اے ناظرین! مذکورہ بالا آیتوں کو بغور و تامل مطالعہ فرمایئے۔ آپ پر بخوبی روشن ہو جائیگا کہ ایسی نبوت کو پورا کرنے کے واسطے لازم اور ضروری تھا کہ خدا مجسم ہو۔ یہہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ مذکورہ بالا بیان بطریق مجاز مستعمل ہوا ہے لیکن اس سے یہہ ماخوذ ہوتا ہے کہ خدا اپنے لوگوں کی خاطر اوّل انسانی شکل اختیار کرے دوم تکلیف بھی اُٹھائے۔ انسانیت ضرور تھی اس کام کیلئے + کفارہ گناہ کے سرانجام کیلئے۔ غرض کہ خداوند یسوع مسیح کی آمد اور اُس کے دُکھ اُٹھانے کے بارہ میں جو کچھ نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہے بالکل اظہر من الشمس ہے اور صاحب تمیز اور اہل خرد لوگ اگر نبوّت پر غور کریں تو خوانخواہ اس بات کو تسلیم کرینگے کہ خداوند یسوع مسیح میں یہہ باتیں پوری ہو گئیں۔ پس جسدن یہہ نبوّت پوری ہو گئی وہ دن بڑا کہلاتا ہے خدا نے اِسبات کا وعدہ کیا اور جب وقت پورا ہو گیا اپنے وعدہ کو پورا کیا یعنی نبوت کے مطابق کنواری حاملہ ہوئی اور بیت اللحم میں وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام ذات کے لحاظ سے عمانوئیل ہے یعنے خدا ہمارے ساتھ اور کام کے لحاظ سے یسوع یعنی نجات دہندہ اور منصب کے لحاظ سے مسیح ہے یعنی مقرر شدہ۔ نیز نبوت کے مطابق ۱۸۹۷ برس گذرے کہ ایک بیٹا بخشا گیا جو ابن آدم ہے اور ابن خدا بھی ہے جو کہ ذات میں ایسا عجیب اور کام میں ایسا غریب اور انسان کے واسطے ایسا مفید جس پر یہہ نام صادق آتے ہیں عجیب مشیر خدائے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شاہزادہ۔ ہے

چاہا خدا نے کار نجات اب شروع ہو + جو واقعہ ہے جسکو واقع وقوع ہو
کفارہ گناہ ہو خلقت رجوع ہو + دنیا میں آفتاب صداقت طلوع ہو



صلاح وسلامتی ہو زمین و زمان میں
عمانوئیل راج کرے کل جہان میں
جتنے کہ برگزیدۂ رب جلیل ہیں ٭ شیطاں کے بس میں پڑ کے نہایت ذلیل ہیں
بیمار غم گناہ کی تپ سے علیل ہیں ٭ شیطانی فوج اُنکے دلوں پر دخیل ہیں
وہ سب کے سب قیود الم سے نجات پائیں
چنگے ہوں درد غم و خطا کی دوائی پائیں

تمام مسیحیوں سے ہماری درخواست ہو کہ آپ از سر نو آج اُس کو سجدہ کریں۔ از سر نو اپنے تئیں اُس کے حوالہ کریں۔ تن اور من سے اُس کی بندگی کریں۔ اُس کے پیچھے چلکر اپنی صلیب اُٹھاویں۔ اپنی قوت مرضی اُس کی مرضی کے ماتحت کردیں۔ اُس کی خاطر دنیاداری اور خودغرضی کو چھوڑ دیں اُس میں ہو کر دُنیا کی نسبت اُس کے ساتھ مصلوب ہو کر دُنیا کو اپنی نسبت مصلوب شدہ یعنی مردہ جانیں اور روح کے اُس انعام کو جو کہ اُس پر ایمان لانے سے حاصل ہوتا ہو قبول کر کے اپنی زندگی اُس کی خدمت اور اَور دل کے فائدہ کے واسطے مخصوص کریں ؎

بھائیو! تم کو مسیح نے جب کہا اپنی سپاہ
اس لقب کا چاہئے کرنا صداقت سے نباہ
اُس کے دشمن سے رہو رہتے سدا بیگاہ گاہ
تاکہ ہو آخر کو خوش تم سے تمہارا بادشاہ
اس لڑائی میں جو کوئی دیگا اپنی جان آج لو
عاقبت میں پائیگا وہ فتح و فیروزی کا تاج
ڈالیاں ہو اَے مسیحو! مسیحا کی اگر تو ٭ تو
اصل پاک و صاف پر اپنی سدا رکھیو نظر تو
زندگی شاخ ہو موقوف بیشک بیخ پر تو
اور شاخیں اصل کی مانند لاتی ہیں ثمر
پس تم اس جڑ کو نچھوڑو تاکہ لاؤ خوب پھل
یعنی اُس میں ہو کے زیست کرتے رہو اچھے عمل

غیر مسیحیوں سے بھی ہماری عرض ہو کہ اس دوپہر کی روشنی کے آگے جو دُنیا میں آئی ہوئی ہو اپنی آنکھوں کو بند نہ رکھیں اور نہ تعصب کا پردہ ڈالکر اُن اُستادوں کو ٹٹولیں جو خود اندھے ہیں۔ اور نہ دستور پرستی کی زنجیروں میں جکڑے رہیں اور نہ اس خیال سے کسی مسئلہ کو جھوٹا تصور کریں کہ آپ کی انسانی سمجھ میں نہیں آتا بلکہ شکرگذاری کے ساتھ اسباب کو منظور کریں کہ فی الحقیقت خدا ہمارے پاس آیا ہوا ہو اور بچانے کو قادر ہو اور بچانا چاہتا ہو۔ موقعہ بہت اچھا ہو کہ آپ پہلی دفعہ اوروں کے ساتھ اِس مشہور گیت کو گادیں کہ خدا کو آسمان پر تعریف اور آدمیوں سے رضامندی ہووے۔

جو اِس وقت خداوند مسیح کو قبول کریگا اُس کے واسطے یہہ دن ہمیشہ تک بڑادن تصور کیا جاویگا۔ آپ کے واسطے یہہ پیغام وہی پیغام ہو جو فرشتوں نے گڈریوں کو سُنایا آج تمہارے لئے ایک نجات دینے والا پیدا ہوا۔ وہ مسیح خداوند ہو وہ خداوند آپ کے واسطے مصلوب ہوا۔ وہ آپ کے واسطے پھر زندہ ہوا۔ اور آسمان پر تخت نشین ہو وہ آپ کے واسطے ایسی سفارش کیا چاہتا ہو جس کا فائدہ ابدی ہوگا۔ ایسی سفارش جس کا خاتمہ نہوگا۔ اے ناظرین! یہہ پھر ایک بُلاہٹ ہو۔ یہہ پھر ایک موقع ہو کہ آپ نجات کو حاصل کریں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پاسکیں۔ اعمال ۴: ۱۲ ؎

صدق دل سے دوستو! عیسیٰ میں گر آؤگے تم
بیگمان جنت میں جائے خوشی پاؤگے تم ٭
گر رہے غافل مسیح سے زندگی کے بیچ تم ٭
بعد مرنے کے یقین جانو کہ پچھتاؤگے تم ٭
جو کہ فرمایا خدا نے گر نہ مانوگے اُسے تو
کس طرح شرمندگی سے پیش حق جاؤگے تم

\+ \+ \+ \+ \+

\+ \+ \+

\+

کرسمس کرسمس بڑادن بڑادن

چوطرفہ یہہ آواز بلند تھی۔ کیا ہندو اور کیا مسلمان کیا دیسی اور کیا اہل انگلستان سب باآواز بلند بڑادن بڑادن پکارتے تھے اِس صدا نے میرے دل میں ایک سلسلۂ خیالات پیدا کردیا۔ اور میں سوچنے لگا کہ اُس دن سے بڑا کونسا دن ہو جس دن خدا کا بیٹا اِس دُنیا میں آیا۔ اب لوگ دُنیا میں بڑادن بڑادن پکارتے ہیں۔ مگر اُس دن آسمانوں کے باشندے بربط نوازی اور نغمہ پردازی کے ساتھ اپنی آوازیں بلند کر کے کہتے ہونگے۔ بڑادن بڑادن۔ اے محبت خدا تیری محبت عجیب ہو تیرا فضل عجیب ہو تیری عدالت عجیب ہو کہ گنہگار انسان کو بچانے کے لئے تو اپنا جلالی لباس اُتارتا اور اُس کے عوض میں انسانی جامہ اور وہ بھی غلاموں کی صورت کا دربر کرتا ہو۔ اے خداوند جب سے وقت وجود میں آیا ہو تب سے ہمنے ایسا بڑا دن کبھی نہیں دیکھا۔ کون تیری محبت کی چوڑان اور لمبان اور گہراؤ اور اونچان کو جان سکتا ہو؟ میں نے فرشتوں کی اس آواز کو سُنکر دل میں کہا یہہ ہندو اور مسلمان کس لئے بڑادن بڑادن پکار رہے ہیں! یہہ کیوں اِس دن کے منتظر ہیں۔ کیا بیچارے نخفت حاکموں کا تیوہار سمجھ کر اُس کے منتظر ہیں کہ ڈالیوں کی نذر بھینٹ چڑھا کر کسی انگریز کو جو آسیب جان ہو بس میں لائیں۔ یا متمول میمون کو روپیہ کی جگہہ آٹھ آنے دیکر زر آب سے ہاتھ رنگیں۔ اے خدا یہہ تیرے بیٹے کے آنیکا مطلب نہیں سمجھتے۔ اِن کو اُس کے آنے سے کیا فائدہ!۔ اِن کے لئے جیسا آیا ویسا نہ آیا۔ کیا اِن کی پکار اور للکار فرشتوں کی طرح کبھی سچی اور حقیقی نہ ہوگی۔ کیا یہہ کبھی اُس کورس میں شامل نہ ہونگے۔ کیا کیا جائے کہ یہہ اِس کو قبول کریں اُس کے آنے سے متمتع ہوں۔ میں اِس فکر میں غرق اور اِس سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ اور خیالات اِس مضمون پر ایسے جمے ہوئے تھے کہ

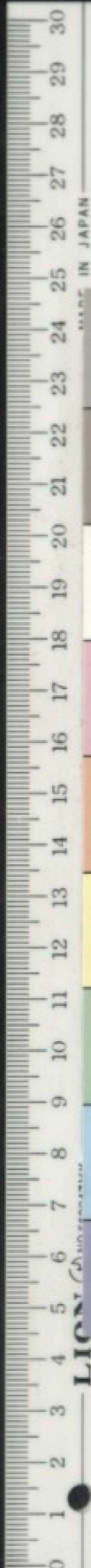
کوئی اور خیال کوئی اور فکر۔ کوئی اور تردد دل میں نہ تھا۔ یہہ حالت اور یہہ عالم تھا کہ ایک حور جمال پری تمثال اجلا نازبائی میرے پاس آئی اور کہا ہمیں پہچانتے ہو؟ میری عمر میں اور دُنیا کی عمر میں کچھ فرق نہیں بلکہ اگر یہہ کہوں کہ میں اُس کی ہم عمر ہوں تو عین بجا ہے۔ بڑھیا ہوں مگر جوان۔ نام میرا تواریخ ہے۔ میں تمہیں بتانے آئی ہوں کہ مسیح کے دن سے دُنیا کو کیا فیض پہنچا ہے۔ کیا نور حاصل ہوا ہے۔ کس طرح اُس نے غیر اقوام کی حالت کو تبدیل کر دیا اور کرتا جاتا ہے۔ ملول خاطر مت ہو۔ اُس کے اثر سے ہند کے ہندو اور مسلمان۔ نہ پیر اور نہ جوان کوئی مستثنیٰ نہیں۔ چشم زدن کے عرصہ میں یہہ پیر زال بزرگ سیرت جوان صورت دو ہزار برس کا فاصلہ طے کر مجھے مسیح کے دن کے ذرا پہلے زمانہ میں لے گئی۔ اور بولی دیکھ کیا حال تھا اور کیا کچھ کرسمس یعنے مسیحا کے دن نے کر دیا +

(۱) میں نے سوسائٹی کو دیکھا۔ جدھر نگاہ کی عیش و عشرت کے سامان موجود۔ آرام راحت کے اسباب مہیا پائے۔ تہذیب و تکلف کا بازار گرم۔ علم و ہنر کا آفتاب سمت الراس دیکھا۔ تعمیر و سنگ تراشی مصوری اور نقاشی کا ستارہ چمکتا تھا۔ فتح و نصرت کا علم افراختہ تھا۔ فصاحت بیان و عذب اللسان شاعروں اور نثاروں کا دور دورہ تھا۔ اور میں سوسائٹی کی سنہلی صورت کو دیکھ کر عش عش کرتا تھا۔ کہ تواریخ نے سوسائٹی کا دوسرا پہلو بدلا۔ پھر تو بت پرستی باطل پرستی۔ خونریزی خونخواری۔ خود بینی خود نمائی سخت دلی سامنے آئی۔ جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ سلوک کریں ویسا ہی سلوک تم اُن کے ساتھ کرو۔ یہہ تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا اپنے آپ کو"

اِس عنصر کا اِس پہلو میں نام و نشان نہ تھا۔ بلکہ اِس خود غرضی اور خون آلود پہلو کا سایہ سوسائٹی کے سنہلی پہلو پر ایسا پڑتا تھا کہ اُسے تاریک و داغدار بنا رہا تھا۔ کہا دیکھ سوشل حالت اور زندگی کا یہہ حال تھا۔ مسیح کی آمد نے خدا کی ابویت اور انسان کی باہمی اخوت و ہمدردی کا رنگ دیکر سوسائٹی کا نقشہ بدل ڈالا یا یوں کہیں کہ اپنی محبت کی چاشنی سے اِنسانی تعلقات کو شیریں کر دیا۔ کیا واصلوی میں دنیا اِس عجیب اثر کا انکار کر سکتی ہے؟ +

پھر کہا مذہب کو دیکھ۔ میں نے نظر کی اور ایک مکان دیکھا۔ لکھا تھا۔ پنتھیان۔ دیوتاؤں کا گھر۔ ڈے آنا۔ منروا۔ جوپیٹر۔ داجوں۔ آپس۔ سراپس۔ کھور۔ وودن۔ اپالو۔ سوی نس۔ نیپچون مارس۔ درگا۔ بھوانی۔ کالی۔ ہنومان۔ بھیروں اور ہزاروں بت وہاں موجود تھے۔ کیسی ہیبت ناک حالت تھی۔ کچھ کہا نہیں جاتا۔ "وہ اپنے خیالوں میں بیہودہ ہوئے اور اُن کے نافہم دل تاریک ہو گئے۔ وہ آپ کو دانا ٹھہرا کے نادان ہو گئے اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی آدمی اور چڑیوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت سے بدل ڈالا۔ اِس واسطے خدا نے بھی اُن کے دلوں کی خواہش پر اُنہیں ناپاکی میں چھوڑ دیا" کہا دیکھ یہہ حالت تھی۔ خدا چڑیوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں میں تقسیم تھا۔ یسوع نے اندیکھے خدا کو اپنی صورت میں ظاہر کیا۔ اُس نے آکر خدا کو عزت اور جلال کے تخت پر بٹھایا۔ بت پرستی دور ہو گئی اور ہوتی جاتی ہے۔ یسوع نے پنتھیان کو گرا دیا۔ اِس عمارت کو مسمار کر دیا۔ صرف اس کے کھنڈرات باقی ہیں تاکہ یسوع مسیح کی فتحمندی کو ظاہر کریں۔ اُس نے آگے اِنسان کے ارمان اور اشتیاق کو جو وہ خدا کے دیکھنے کے لئے رکھتا تھا اپنی صورت دکھا کر آلہی اطمینان سے پورا کیا۔ اور اِس تاریکی کو اِس آفتاب صداقت نے دور کیا اور کرتا جاتا ہے +

پھر مجھے ایک اور جگہہ دکھائی۔ وہ حکماء قدیم کا کتب خانہ تھا۔ یہہ مکان عالیشان اور نہایت صاف اور خوبصورت تھا۔ فیثاغورث سقراط افلاطون ارسطو۔ سسرو سینکا۔ شنکر اچارج جیسے علماء و بدیا وانوں کی لاثانی کتابیں وہاں موجود تھیں۔ کہا یہہ وہ کتابیں جو دُنیا کے آخر تک موجود رہینگی۔ اِن بزرگوں نے اپنی زندگی اِسی بات میں صرف کی کہ وہ اُسی نور ہدایت کو جو اُنہیں حاصل تھا صرف کریں اور انسان اور اُس کے خالق کے تعلق کو دریافت کریں۔ اُنہوں نے بڑی جوانمردی کا کام کیا۔ اِس میں شک نہیں اِن کے نام حشر تک زندہ رہینگے۔ لیکن چونکہ اِن کا فلسفہ آلہی فلسفہ نہ تھا۔ اِس لئے اس میں ایک نقص تھا جو سوائے مسیح کے اور کوئی حل نہیں کر سکتا تھا۔ یہ "خدا نے اِنسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا" یہہ اصل اصول وہ دریافت نہ کر سکے۔ یسوع نے آکر اپنی زندگی دُنیا کے سامنے رکھی اور ثابت کر دیا کہ یہہ وہ شکل ہے جس پر اِنسان خلق ہوا ہے۔ اور اِس کو کمال تک پہنچانا کمال انسانیت ہے۔ یہہ خدا اور انسان کے تعلق اور علاقہ کا صحیح فلسفہ ہے۔ میں آیا ہوں کہ تمہارے لئے مروں۔ اور جیوں تاکہ تم کو روح القدس حاصل ہو اور تم اِس کمال کو پہنچو اور خدا کی نظر میں پسندیدہ ہو۔ یسوع نے اگر یہہ تبدیلی پیدا کی۔ یہہ سب کچھ دکھا کر وہ حقایق ترجمان کہنے لگی۔ دیکھا کیا کچھ تبدلات یسوع کے آنے سے دُنیا میں پیدا ہوئے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ اُس کا دُنیا میں آنا ایک صورت میں تو البتہ ایسا واقعہ تھا جو دو ہزار برس کا عرصہ ہوا تواریخی طور پر ایک ہی مرتبہ وقوع میں آیا مگر دوسری صورت میں یہہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنی روح پاک کے وسیلہ دُنیا میں موجود ہے اور اب بھی خاص خاص صورتوں میں خاص خاص شخصوں کے پاس آتا ہے۔ دیکھ وہ اب کس طرح آتا ہے اور جب وہ آتا ہے تو اُس کے آنے سے کیا کیا نتیجہ پیدا ہوتے ہیں۔ یہہ کہکر وہ غنچہ دہن مجھے ایک ایسے مکان میں لے گئی جس پر چاروں طرف غم آلود تاریکی اور سایہ چھایا ہوا تھا۔ ہوا میں کچھ ایسی اُداسی اور ملال اور غم ملا ہوا تھا کہ جو دم آتا تھا وہ آہ و فغاں کی صورت میں آتا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کمرے میں ایک بیوہ بال بکھرے آنکھوں سے آنسو جاری





کلیجہ پھٹا ہے۔ سکتہ کا عالم۔ بت کی طرح بے حس و حرکت بیٹھی ہے۔ ایک پلنگڑی سامنے دھری ہے۔ اور اُس کے اوپر ایک خوبصورت جوان کا لاشہ دھرا ہے۔ منہہ ننگا باقی بدن پر باریک ململ یا مہین کتان کی چادر پڑی ہے۔ ہوا کے جھونکے سے جب یہہ مہین چادر اُڑنے لگتی ہے تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا سونے والا ہل رہا ہے۔ بیوہ اس قیاسی حرکت کو حقیقی جنبش تصور کرکے اُٹھتی ہے اور چہرہ پر بوسے پر بوسہ دیکر روتی ہے۔ میرے لال۔ میرے کلیجے کے ٹکڑے کہکر چلاتی ہے۔ اِس نظارہ جانگاہ کے معائنہ سے کلیجہ منہہ کو آتا تھا۔

دوسرے کمرے میں۔ ایک ستم دیدہ۔ ظلم رسیدہ آدمی آہیں بھر بھر روتا تھا۔ اور بآواز بلند چلا چلا کر کہتا تھا۔ اے خداوند تو زندہ اور سچا خدا ہے۔ میرا انصاف کر میں ظالم کے چھتے ہوئے تیروں کا نشانہ بنا ہوا ہوں تو میری حمایت اور کمک کو آ۔ میرا بھروسا اور توکل تجھی پر ہے۔ اے یسوع مظلوموں اور بیکسوں کا حامی اور مددگار توہی ہے۔ میں کب تک تیری انتظاری کروں آہ میں ظلم کے مارے مرا جاتا ہوں۔ مجھ کو آرام نہیں ملتا۔ آرام دے۔ اسی طرح ایک اور کمرے میں ایک بیمار کراہتا تھا۔ اے میرے پیاری بیوی اور میرے پیارے بچو۔ تمہاری بیکسی اور بیچارگی کی وہی چارہ گری کریگا۔ میری زندگی میں وہی میرا ممد و مددگار تھا۔ وہی تمہارا سنبھالنے والا ہوگا۔ اب میں چلنے والا ہوں۔ موت کی وادی میں بھی وہی میرا رہبر اور ساتھی ہوگا۔ مجھے کچھ خوف و خطر نہیں اے میرے مالک۔ اے خداوند یسوع میری مدد کر۔ یردن سے میرا بیڑا پار لگا۔ اور میری بیوی اور بچوں کا کفیل ہو۔ اُس کی رقت انگیز اور جانگداز کلمات کی تاب نہ لاکر بیوی اور بچہ زور زور سے روتے اور چلاتے تھے۔ آہوں کے دھوئیں سے مکان زیادہ تاریک ہوتا جاتا تھا کہ آن کی آن میں بجلی سی چمکی۔ برقی رو پیدا ہوا۔ الٰہی حضوری نے مکان کو روشن کیا اور ہر ایک کمرے میں یہہ آواز پیدا ہوئی "میں تمہیں یتیم نہ چھوڑونگا میں تمہارے پاس آونگا" میں بیوہ کے دلکو ایسا خوش کرتا ہوں کہ وہ گانے لگتی ہے "خداوند پردیسیوں کا نگہبان ہے وہ یتیموں اور بیواؤں کو سنبھالتا ہے" دیکھو میں دُنیا کے آخر تک تمہارے ساتھ ہوں" ان الفاظ میں ایسی سکت ایسی قدرت تھی کہ بیوہ گانے۔ بیمار ہنسنے۔ مظلوم چہچہانے لگ گیا۔ اُداسی جاتی رہی۔ نور ہر کمرے میں بھر گیا۔ کہا دیکھو یسوع کا آنا کیا کچھ پیدا کرتا۔ وہ سلامتی کا شہزادہ ہے*

گھبراہٹ اور بے چینی۔ یاس و نا اُمیدی ظلم و ستم۔ رنج و الم کے طوفان اور آندھیاں اُس کے آنے سے دور ہو جاتی ہیں۔ شانتی پھیل جاتی ہے۔ مبارک ہے وہ جو اپنے دکھوں اور مصیبتوں میں اُسے پکارتا اور اُس سے تسلی پاتا ہے۔ افسوس اُن پر جو اِس صلح اور سلامتی کے مالک کو نہیں پکارتے۔ بے فائدہ اپنی سرکشی اور نادانی سے دُکھ اُٹھاتے ہیں یسوع اپنی خوشی سے مصیبت کے پیالہ کو میٹھا اور پینے کے لایق بنا دیتا ہے*

کرسمس کے خیالات

تمام مسیحی بھائیوں کو بندہ واعظ کی طرف سے یہہ میلاد شریف مُبارک ہو۔ خداوند آتا ہے اے کلیسیا اپنے خدا سے ملنے کی تیاری کر۔ عموس ۴/۱۲

افلاک سے جو اُترے زمین پر فرشتگاں بیت اللحم میں آئے گڈریے تھے جو وہاں
اُن کے عجیب گیت سے حیران تھے شباں عرش و سما کے بیچ ہوا گیا یہہ گہاں
نوروں کے بادلے نے یہہ جھنڈا دکھا دیا
اُس ابر نے اُنکے دلوں کو ہلا دیا
خود جب سمجھ سکے نہ گڈریے یہہ ماجرا تب تو فرشتگاں نے اُنہیں اِس طرح کہا
ہے اک خبر خوشی کی سنو دل لگا ذرا اس سے بھلا جہاں کا ہو دیگا برملا
یہہ کہکے وہ خوشی کی خبر اُنکو دی سنا
جو بات بھید کی تھی اُنہیں صاف دی بتا

لو دیکھو پیدا ہو گیا منجی جہان کا* چمکا ستارہ آج فلک پر کنعان کا
بیڑا لگائیگا پار وہ دونوں جہان کا* مظہر ہے وہ تو آپ ہی اللہ کی شان کا
بیت اللحم کا شہر ہے داؤد کا عیاں*
اُس میں ہوا پیدا آج ہے منجی عاصیاں
صاف اسکا میں بتاتا ہوں تمکو یہہ نشاں دیکھو گے جاکے چرنی میں بچہ کو تم وہاں
کپڑے میں لپیٹا ہوا اُسکو یہہ بیاں چرنی میں دیکھ لینا کہ ہے شاہ آسماں
افلاک کو فرشتوں نے اُسدم ہلا دیا*
منجی دو جہان کا مژدہ سنا دیا
لاکھوں ملایک آئے فلک پر سے اُس گھڑی گانے لگے وہ گیت اُسیدم خوشی خوشی
عرش بریں سے رحمت یزدان اُتر گئی گویا نجات صورت انسان اُتر پڑی
تمجید ہو خدا کی زمین و زمان کو*
ہو صلح اور سلامتی اہل جہان کو*
مژدہ سنا گڈریوں نے فوراً رواں ہوئے بیت اللحم کی سمت وہ چوپاں رواں ہوئے
بچہ کو جاکے دیکھا تو وہ شادماں ہوئے پنہاں جو راز تھے سبھی اُن پر عیاں ہوئے
مریم کو جاکے اُنہوں نے مژدہ سنا دیا*
جو کچھ فرشتگاں سے سنا تھا بتا دیا
خاتون عورتوں میں مبارک ہے ایک تو اِس جا کی بچے کی صورت ہے ہو بہو
اللہ کے فرشتوں نے ہوکر کے روبرو ہمکو بتایا نام مسیح اسکا خوبرو
وعدہ کیا تھا جسکا خدا نے یہہ ہے مسیح
منجی ہے عاصیوں کا خداوند ہے مسیح
پھر جاکے کہا اُنہوں سے گڈریوں نے یوں کہا برحقیقی آج جہاں میں ہے آگیا
بزرگوں کی نہ حاجت رہی فرمانا ظاہر ہوا ہے ساری کہانیوں کا مدعا
چاروں طرف گڈریوں نے چرچا مچا دیا
بازار ہاٹ کوچہ بکوچہ سُنا دیا*
بوڑھا یروشلم میں تھا شمعون نام کا دن رات منتظر تھا خدا کے کلام کا
خدمت گذار وہ تھا خداوند نام کا چوپاں نے اُسکو جا دیا مژدہ تمام کا
بابا خدا نے جس کی خبر تجھکو دی بتا
بیت اللحم میں آج وہ منجی ہے آگیا
بیت المقدس میں ستی تھی انا بزرگ نام دن رات روزہ اور عبادت سے اُسکو کام

[illegible]

مراسلات

خوشی کا زمانہ میں ہی کونسا دن ؟

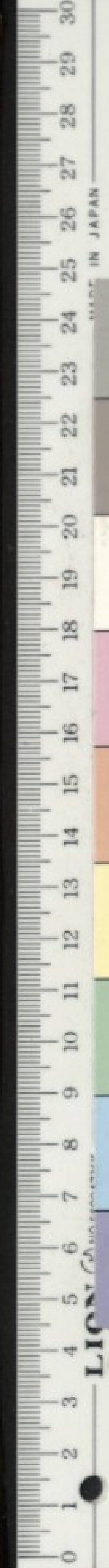
بڑا دن بڑا دن بڑا دن بڑا دن ؟

جناب اڈیٹر صاحب نور افشاں زاد الوارکم - تسلیم
مزاج شریف - الحمد للہ والمنۃ - کہ پورا سال خیریت سے گذرا اگرچہ زمانہ نے گرگٹ کی طرح ہزار رنگ بدلے - اور آج وہ دن ہی کہ جس کے برابر دنیا میں شروع سے آخر تک نہ ہوا ہی اور نہ ہی اور نہ ہوگا یہہ خوشی بلکہ بڑی خوشی کا وقت ہی - آخاہ اب معلوم ہوا کہ آپ تازہ ولایت ہیں اس سے پہلے کبھی ہندوستان میں یہ دن نہیں دیکھا جہاں آئے دن کوئی نہ کوئی خوشی بلکہ بڑی خوشی کا دن بنا ہی رہتا ہی - سنئے ۔

فرمائیے تو سہی ہندوستان میں وہ کونسا دن ہی جس میں بڑی خوشی ہوتی ہی - شاید ہندوؤں کا دسہرہ جس دن رام لیلا ختم ہوتی ہی آپ اُسے بڑی خوشی کا دن سمجھتے ہونگے - ہاں صاحب کیوں نہیں - ہمارے آریہ بھائیوں کے بڑے مہاتما پرش مہاراجہ اجودھیا نے اسی دن والے لنکا والوں پر فتح پائی اور چھوٹی ہوئی رانی سیتا جی ہاتھ آئی اور حقیقت سناتن دھرمیاں وشنو کے اوتار راجہ رام چند نے ایک بڑے بھاری راکشش کو مار کر اپنی ایشورتائی سب پر ظاہر کی - اگر یہہ سب کچھ سچ ہو اور بفرض محال باور بھی کرلیں تو یہہ دن بے حیائی اور بے شرمی کا دن ہی - سو کیوں ؟ - اس لئے کہ بھاگی یا بھگائی ہوئی عورت کی واپسی غیرتمند شوہر کے واسطے خوشی کا نہیں بلکہ رسوائی کا سبب ہوتی ہی - معلوم نہیں کہ ایسے زمانہ میں جبکہ مغربی تہذیب کا چاند ساعت بساعت ترقی پذیر ہورہا ہی اور آفتاب صداقت کی کرنیں ہر تیرہ و تار کوچہ و برزن کو روشن کررہی ہی ہمارے ہونہار ویش او تنی پکارنے والے آریہ سماجی اس ہتک آمیز کارروائی کو اپنے لیکچروں اور ویاکھانوں کے زور سے کیوں بند نہیں کرتے - افسوس اُن دشمنوں پر جو اپنے بغض و حسد کا بخار محبت کے پردہ میں گھسکر نکالتے ہیں ان نادان دوستوں سے کوئی پوچھے کہ اگر آپ کی اہل خانہ اسی طرح بھگائی جاوے اور آئے سال اُس کی نقل تمام ملک میں اوتاری جائے تو کیا آپ کو خوشی ہوگی ہم جانتے ہیں کہ ہرگز نہیں پھر ذرا اپنے اپنے دلوں پر ہاتھ رکھکر تو دیکھئے مصنف رامائن تلسی داس نے رام کی بے چینی اور بے قراری کی تصویر جو ایک ہی چوپائی میں کھینچی ہی قابل ملاحظہ ہی ۔ رکھا گئی سرد رُت آئی ۔ سیتا کی سدھ اجھوں نپائی ۔ ترجمہ بھی برائے ملاحظہ پیش کرتا ہوں یعنی بارش ختم ہوئی اور جاڑے کا موسم آیا ۔ مگر سیتا کی خبر اب تک نہ ملی ۔ پس میری رائے ناقص میں یہہ بڑی خوشی کا دن نہیں ہی - شاید آپ کو کسی آریہ اپدیشک نے زنگی پر کافور کا ملمع چڑھا کر اس بات پر فریفتہ کیا سو اس جانب نے اُس ملمع کو ایک ہی آنچ میں کافور کردیا - اب آپ کے خیال میں دو دن اور بھی بڑے خوشی کے ہونگے - وہ کون سے ؟ بتا ہی دیں - ضرور میٹھی اور نمکین عیدیں - اہو ہو ہو ہو ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ گیا غضب کیا آپنے میٹھے پر قلب بندھے جاتے ہیں اور نمکین پر لوط کی جورو والا نمک کا کھمبہ - اس آپ سمجھے نہیں - جی معاف فرمائے یہہ زمانہ محاورہ جان صاحب دسیلے من لئے ہونگے صاف کیوں نہیں کہتے کہ اول عید الفطر جو رمضان کے ختم ہونے پر یکم شوال کو ہوتی ہی - مگر جہاں تک غور کیا جاتا ہی تو اُس میں کوئی خوشی نظر نہیں آتی ہاں اُن کو جو محمدیت میں سرگرم ہیں اور محمدی احکام کی بجاآوری اپنا فرض سمجھتے ہیں اُن کو تھوڑی دیر کے واسطے کچھ خوشی یوں حاصل ہوتی ہی کہ خدا خدا کرکے تیسوں روزے پورے ہوگئے کوئی ٹوٹا نہیں (حالانکہ سمجھو تو ایک بھی نہ رہا -) اور اُن میں سے بعض کو اس واسطے بھی خوشی حاصل ہوتی ہی کہ فاقہ کشی سے نجات ملی اور بعض جو روزہ خور ہیں بقول محمدیاں اللہ میاں کے چور ہیں - وہ اس واسطے خوش نظر آتے ہیں کہ لوگوں کی لعن طعن سے چھٹکارا ملا البتہ دوسری نمکین یعنی بقر عید البتہ کسی قدر خوشی کا موجب ہوسکتی بشرطیکہ ابراہیم خلیل اللہ والی قربانی کی تصویر جو کوہ موریہ پر اسحٰق کے عوض مینڈھے کے لہو سے اوتاری گئی تھی اُس کی اصل ملک یہودیہ کے کوہ کلوری پر خداوند یسوع مسیح مصلوب میں نظر آتی مگر وہ تو قریب ۱۸۹۷ برس گذرے کہ پوری ہوگئی - اب یہہ محمدی نقلی یہودی جو آئے سال بکروں گائیوں مینڈھوں اور اونٹوں کا گلا حلال کرتے ہیں اُن سے پوچھنا چاہئے کہ تم لوگ یہہ کیوں کرتے ہو یقیناً کچھ جواب نہ دینگے پس یہہ بھی کوئی خوشی کا دن نہیں ہی اور ہو بھی تو بنی اسرائیل کو نہ کہ عربیوں کے نام لیوا محمدیوں کو - فی الحقیقت زمانہ میں کوئی خوشی کا دن نہیں ہی مگر یہی بڑا دن جس کی تہنیت میں بندہ درگاہ بسر و چشم حاضر ہوئے ہیں - جناب والا یہہ وہ دن ہی جس میں خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے ۔ آمین

ناظرین نور افشاں آج وہ دن ہی جس میں خدا کا اکلوتا بیٹا اپنے آسمانی تخت کو چھوڑ کر ہماری دنیائے تیرہ و تاریک میں غریبی اور پست حالی کی حالت میں پیدا ہوا - چلئے بیت اللحم کی طرف ذرا قدم رنجہ فرمائیے وہاں آپ کو معلوم ہوگا کنواری مریم کا پہلوٹھا شہنشاہ ہر دو سرا کس ترک و احتشام اور دھوم دھام سے فلک جاودانی سے دنیائے سرائے فانی میں تشریف فرما ہوا ہی - ذرا نظر اُٹھاؤ چرنی میں وہ کون کپڑے میں لپٹا ہوا پڑا ہی - بقول مؤلف سے پیدا ہوا جو ساتھ خدا کے ازل سے تھا ۔ ممتاز وہتے ہاتھ خدا کے ازل سے تھا ۔

آپ سوال کریں گے کہ لعین اللہ جو دنیا میں کسی فرد بشر کو اپنا باپ نہ بنا سکتا تھا اُس کے خیر مقدم کے واسطے یہہ بھیڑ بھاڑ کہاں سے اور کیونکر ہوگئی جناب قیصر روم کی جانب سے اتفاقیہ اسم نویسی کا حکم نکلا اور ہر آدمی کو لازم تھا کہ اپنے ہی شہر میں



جا کر نام لکھائے اس سبب سے بیت اللحم کے باشندے جو مختلف ممالک میں گویا خوش باش ہو رہے تھے سب کے سب یکدم بیت اللحم کو چلے گئے - بقول مؤلف

بیت اللحم میں مجمع مردم تھا اس قدر
اُن کو جگہ ملی نہ سرا میں بھی ہاتھ بھر
پیدا کئے ہیں جس نے زمین دشت و بحر و بر
اُس کا ہوا یہ حال تعجب ہے سر بسر
پر جس سے ایک راز عیاں خلق پر ہوا
کس درجہ پست حال خدا کا پسر ہوا -

صاحبو آج وہ دن ہے جس میں خالق کون و مکان خسرو دو جہاں فرزند پروردگار صانع لیل و نہار خداوند یسوع المسیح دنیا میں تشریف لایا تاکہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈھے اور بچائے آہا ہم بدبخت گنہگار کیسے خوش نصیب ہیں جن کے بچانے کو مسیح نے اپنا بیش قیمت لہو صلیب پر بہایا جان دی - عزیزو آج وہ دن ہے جس میں بادشاہ آسمان اپنے تخت سلطنت کو چھوڑتا ہے فرشتوں کی خدمت سے منہ موڑتا ہے اور نہایت فروتنی سے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوتا ہے واہ واہ خوشا نصیب اُن بدبخت سیہ کاروں کے جن کی خدمت کرنے کو ابن اللہ انسان بنا دوستو آج وہ دن ہے جس میں باغیان بارگاہ الٰہی اپنے بادشاہ حقیقی سے ملاپ حاصل کرنے کا موقع حاصل کرتے ہیں - بقول مؤلف

اب برگزیدہ ہاتھ نہ شیطان کے آئینگے
اپنے نجات بخش کے قدموں میں جائینگے

ایماندارو آج وہ دن ہے جس میں شریعت کا پورا کرنے والا مجسم ہوتا ہے اور شریعت کا فتویٰ اپنے اوپر لے کر صلیبی لعنتی موت کو اپنے اوپر لے کر ہم سبھوں کو نجات بخشتا ہے آؤ خوش ہوں اور خوشی منائیں - بقول مؤلف

اے مالک نجات مسیحا سلام لے
باقی ہے تیری ذات مسیحا سلام لے

اب آخر میں مبارکبادی دیکر رخصت ہوتا ہوں مسیح ہم کو اپنی سلامتی بخشے - بقول مؤلف

مبارک مبارک مبارک مبارک
مبارک بڑا دن ابد تک مبارک

راقم
کیدار ناتھ واعظ انجیل قایم گنج
از مقام آگرہ

اے ہیپی کرسمس ٹو یو

پیارے ناظرین خدا کا شکر ہے کہ اُس پروردگار خدا نے ایک کرسمس ڈے کی یادگاری کا دن ہمکو پھر دکھلایا اور مجھے موقع ملا - کہ میں اس سال کے کرسمس ڈے کے اوپر کچھ لکھوں - پیارے مسیحو - تمہیں یاد ہوگا - کہ آج کے دن ہم اس بات کی یادگاری کرتے ہیں کہ ہمارا نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح پیدا ہوا جیسا کہ مرقوم ہے لوقا ۲-۱۱ میں "کہ داؤد کے شہر میں تمہارے لئے آج ایک نجات دہندہ پیدا ہوا" وہ مسیح ابن اللہ ہے - اس آیت کو ہر ایک مسیحی جانتا ہے اور مانتا ہے اور خوشی بھی کرتا ہے - مگر بعض مسیحی یہہ نہیں جانتے کہ آج ہمارے پاک مبارک خداوند یسوع مسیح کے پیدا ہونے کی یادگاری کا دن ہے - ہم اس دن کو پاک رکھیں - بلکہ بعض مسیحی بجائے اس کے طرح طرح کی دُنیاوی اور جسمانی خوشیاں کرتے ہیں جو روح کو ہلاک کرتی ہیں - اور اس قسم کی خوشیاں شروع میں انسان کو اچھی معلوم ہوتی ہیں مگر بعد میں اُس کو خدا کے سامنے بالکل مکروہ اور گھنونا بنا دیتی ہیں پس اس لئے رسول پطرس فرماتے ہیں پہلے خط ۲-۱۱ میں "اے پیارو میں تم سے یوں جیسے پردیسیوں اور مسافروں سے منت کرتا ہوں کہ تم اپنی جسمانی خواہشوں سے جو جان کے مقابل لڑائی کرتی ہیں پرہیز کرو" - اس سبب سے بھائیو آپ لوگوں سے میں بھی التجا کرتا ہوں کہ آیندہ ہم بھی بُری خواہشوں سے مثلاً زناکاری - حرام کاری - شراب خواری - شہوت پرستی وغیرہ وغیرہ سے آیندہ پرہیز کریں اور آج سے پاک بن جاویں - کیونکہ یہہ دن ہمارے خداوند یسوع مسیح کے مبارک پاک پیدا ہونے کی یادگاری کا دن ہے - اور مُبارک وہ لوگ ہیں جو پاک دل سے خوشی مناتے ہیں - علاوہ اس کے اور بھی کئی ایک باتیں ہیں جو آدمی کو ہمیشہ مد نظر رکھنی چاہئیں - غالباً بہت گھر ایسے بھی ہیں جو بجائے خوشی کے قسم قسم کی بیماریوں اور رنج میں آج مبتلا ہوں گے - تو ہمکو مناسب ہے کہ آج کے دن ضرور ضرور اُن کی عیادت کے واسطے جائیں اور یہہ کلام پاک میں بھی لکھا ہے - کہ اگر کوئی تم میں سے غمگین ہو تو اُس کے پاس جا کر دعا مانگو - اگر کوئی بیمار ہو تو خداوند کے نام سے تیل ملکر اُس کے لئے دعا مانگے - اور تسلی دیں - اور وہ دعا جو ایمان کے ساتھ ہو اُس بیمار کو بچائے گی - اگر گناہ کئے ہوں گے تو اُس سے معافی ہوگی - علاوہ اس کے آج ہم اپنے دشمنوں سے بھی میل کریں اور گھر گھر یوں کہکر خبر دیں کہ آج ہم تمکو ایک بڑی خوشی کی خبر دیتے ہیں جو سب لوگوں کے واسطے ہوگی - کہ داؤد کے نگر میں تمہارے لئے آج ایک نجات دہندہ کنواری مریم سے پیدا ہوا وہ مسیح ابن اللہ ہے - دوسرے آج کے دن اُس صلح کے پیغام کو گھر گھر پہنچا دیں - اور یوں کہیں - کہ خدا کو آسمان پر تعریف اور زمین پر سلامتی اور آدمیوں سے رضامندی ہو - علی ہذالقیاس بھائیو میں نہیں چاہتا کہ اس مضمون پر اور کچھ لکھوں - صرف اتنا کہکر ختم کرتا کہ آج کے دن ہم وہ خوشی کریں جو ہمارے اُسی نجات دہندہ کو پسند ہو جو کنواری مریم سے آج پیدا ہوا - ہماری نجات کے واسطے خدا کرے کہ آج کے دن سے ہماری روحیں ہر ایک گناہ سے بچیں خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے - مبارک ہو بڑا دن - آمین - الراقم مسیح میں آپ کا بھائی ابن سالک

از شملہ - حال مقیم - ایس - پی - جی - مشن دہلی

خلاصہ کارروائی مسیحی خدمتگذاروں کی کانفرنس کی منعقدہ لودیانہ

از ۳۰ نومبر تا ۲ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء

ناظرین نورافشاں کے لئے خلاصہ کارروائی کانفرنس پیش نظر کرکے اُمید کرتا ہوں کہ جس طرح سے کہ کانفرنس میں حاضر ہونے والے لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچا ہو اُسی طرح سے اس مضمون کے پڑھنے والوں کو بھی فائدہ پہنچیگا - اگر ناظرین میں سے کسی کو خواہ وہ ایک ہی ہو اس سے فائدہ پہنچے تو کمترین کی محنت برآویگی + وہو ہذا -

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اِس کانفرنس کا پروگرام نورافشاں میں کئی ہفتے پیشتر شایع ہو چکا تھا اور اُس کے موافق کارروائی وقت معین پر شروع ہوئی - اول روز صبح کے وقت دعا کے ساتھ جلسہ شروع ہوا اور شکرگذاری کا مضمون لیا گیا اور پادری جے - این فورمن صاحب نے اِس پر مؤثر وعظ سُنایا اور حمد و ستایش کے بعد برکت کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا +

چونکہ اِس موقع پر سن میٹنگ اور سینڈ وغیرہ ہونے والی تھیں اس لیئے دور دور کے صاحبان دیسی اور انگریز آ گئے تھے اور کسی قدر دیہات کے لوگ بھی آ گئے لیکن بہت نہیں تھے - پر عبادت گاہ بھری معلوم ہوتی تھی - اور جب باجے کے ساتھ حمد آلہی کے گیت گائے گئے تو پر رونق معلوم ہوئی +

ساڑھے گیارہ بجے کانفرنس پھر فراہم ہوئی - اور پادری اے - ایچ - یونگ صاحب نے کلام آلہی میں سے بہت سے مقام نکالکر سُنائے اور شکرگذاری اور دُعا کے مضمون پر مختصر تقریر کی اور بعد اُس کے پادری جے - این فورمن صاحب نے گناہوں کے اقرار کرنے کی نسبت نہایت عمدہ اور دلکش وعظ سُنایا اور فرمایا کہ گنہ دا گرچہ وہ نہوں جنکا ذکر دس احکام میں پایا جاتا ہے لیکن ان کے علاوہ اور گناہ ہیں جن سے ہمکو پرہیز چاہئے - جنکی فہرست ذیل میں ہے +

(۱) سرگرمی کا نہ ہونا + (۲) اپنے حقوق کو نہ پہچاننا -

(۳) خدا کی امانت کو کام میں نہ لانا + (۴) اپنے کام میں کامیاب نہ ہونا -

(۵) پھل کا نہ ہونا +

اور مؤثر الفاظ میں نصیحت کی کہ ہر ایک مسیحی میں ان مذکورہ باتوں کا ہونا ضرور ہے اور اگر یہہ نہیں تو خدا کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کرنا چاہئے اور دعا مانگ کر معافی حاصل کرنا چاہئے اس کے بعد خاموش دعا کی گئی اور پھر کئی ایک صاحبان نے یکے بعد دیگرے دعائیں مانگیں - اور پھر مسٹر کے - بی سرکار صاحب نے اُسی مضمون شکرگذاری پر درس دیا - صاحب موصوف نے اس کو ایک فرض ثابت کر دیا خداوند یسوع مسیح اور پولوس رسول کو بطور نمونے کے ٹھہرایا - اور فرمایا کہ پولوس کے خطوط میں یہہ لفظ شکرگذاری ۰ ۵ دفعہ آیا ہے - اور یہہ بھی کہا کہ شکرگذاری ہی ایک خاص کام ہے جو کہ بہشت میں ہوتا ہے اور ہوویگا اور اس پر زور دیا کہ شکرگذاری ہر ایک بات میں ہونی چاہئے - اور پھر بیان کیا کہ شکرگذار دل فیاض ہوتا ہے اور فیاضی سب سے بڑھ کے صفت ہے - اس کے بعد پادری آر - مدلیس صاحب نے اِس مضمون پر ایک مختصر لیکن پُر مطلب درس دیا اور خداوند یسوع مسیح کو شکرگذاری کا مرکز ثابت کیا - اِس کے بعد خدا کے حضور دعائیں کی گئیں اور حمد و ثنا گائی گئی اور کانفرنس کا جلسہ برخاست ہوا +

پھر تین بجے کانفرنس فراہم ہوئی اور مضمون مسیحی کام میں کامیابی کا بھید پیش ہوا - پادری اے - ایچ یونگ صاحب نے کلام مقدس سے کئی ایک مقام کھولکر پڑھے اور کامیابی کا بڑا عقدہ اور راز کلام آلہی سے بتلایا - پھر پادری یو - ایس - جی جولس صاحب نے اِس مضمون پر ایک عمدہ تقریر کی اور مثال کے طور پر سر والٹر سکاٹ صاحب کی کیفیت سُنائی کہ وہ بائبل کلام کو سب سے عمدہ اور افضل کتاب سمجھتے تھے حالانکہ اُن کی لائبریری میں ۲۰۰۰۰ کتابیں ہر قسم کی موجود تھیں - اور پھر پادری - اے ایچ یونگ صاحب نے کلام آلہی کی تلاوت کی ضرورت عمدہ طور سے بتائی اور اس بات کا فصاحت کے ساتھ بیان کیا کہ جو کامیاب ہونگے وہ ستاروں کی طرح سے چمکیں گے - اور حاضرین سے بطور سوالات کے نصیحت آمیز کلمات کے ساتھ پوچھا - (۱) کہ کیا آپ لوگوں کو شوق ہے کہ اِس طرح سے چمکو ؟ - (۲) کہ کیا ان شرایط کو پورا کرتے ہو جن کے عوض میں یہہ درجہ پانے کی اُمید ہے ؟ (۳) کس بات پر بھروسا ہے - علم عقل - اور دولت وغیرہ پر یا کہ محض پاک روح پر ؟ -

روح القدس کے حاصل کرنے کا طریقہ بائبل کا پڑھنا اور دعا بتلایا - اور نیز روحوں کے بچانے کا طریقہ - دعا - کلام - اور روح ثابت کیا اور نمونے کے لئے خداوند یسوع مسیح - رسول - و تھر - کاوِن اور موڈی وغیرہ وغیرہ کی مثالیں پیش کیں اور اس مضمون پر بطور بحث کے کئی ایک صاحبان نے مختصر تقریریں کیں اور دعا و حمد و ستایش کے بعد جلسہ برخاست ہوا -

شام کے ۷ بجے روح سے بھرپور زندگی کا مضمون شروع ہوا - پادری - اے - ایچ یونگ صاحب نے کلام اللہ میں سے چیدہ چیدہ مقامات پڑھ کے سُنائے اور ایک مختصر اور پرزور نصیحت کی - اس کے بعد پادری طالب الدین صاحب نے روح کی بھرپوری کی غرض بیان کی اور اُس میں کئی غرضیں بتلائیں +

غرض اول - گواہ ہونا - غرض دویم - اپنے کو حوالہ کرنا -

غرض سویم - گناہ سے پرہیز کرنا -

اور سامری عورت کے حال سے امور مذکورہ بالا کا ثبوت پیش کیا اور اُس کی رُکاوٹ کا سبب گناہ بتلایا -

پھر پادری کلارام صاحب نے روح کی بھرپوری کا مطلب بتلایا اور اِس مضمون کے متعلق تین باتوں کا ذکر کیا - (۱) روح (۲) بھرپوری روح (۳) بھرپور زندگی - پھر خاموش دعا مانگی گئی - اور کئی ایک صاحبان نے بھی دعائیں مانگیں - اور خدا کی

ستایش کے گیت باجے کے ساتھ بلند آواز سے گائے گئے اور جلسہ برکت کے ساتھ برخاست ہوا۔

صبح کے آٹھ بجے یکم دسمبر کو کانفرنس پھر فراہم ہوئی۔ اور جانوں کے بچانے کی ضرورت کا مضمون پیش ہوا۔ پادری جے۔ این فورمن صاحب نے اس کی ضرورت کی نسبت مندرجہ ذیل باتیں فرمائیں۔ اور ثابت کیا کہ ان سببوں سے اس کی اشد ضرورت ہے کہ جانیں بچائی جائیں +

(۱) کیونکہ روح بیش قیمت ہے +

(۲) عذاب اس کے سامنے نظر آتا ہے +

(۳) کیونکہ بچائے ہوؤں پر یہہ فرض ٹھہر چکا ہے +

(۴) روح مخالف ہے۔ رسیاں لگی ہوئی ہیں۔ روح کو آزاد کرنا ضرور ہے +

(۵) کلام خدا میں لکھا ہے کہ یہہ دیانت کی بات اور بالکل پسند کے لایق ہے کہ مسیح یسوع گنہگاروں کے بچانے کے لئے دنیا میں آیا۔ کیا ہم اُس کے شاگرد ہو کے ایسا نہ کریں؟۔ بعد اس کے دعا اور ستایش اور برکت کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا +

ساڑھے گیارہ بجے جلسہ پھر فراہم ہوا اور سیلف سپورٹ کا مضمون شروع ہوا۔ پادری اے۔ ایچ یونگ صاحب نے کلام الٰہی میں سے بہت سے مقامات سنائے اور مؤثر نصیحت کی۔ اس کے بعد مسٹر ویلی صاحب نے اِس مضمون کے متعلق ایک تصویر جو قبل ازیں اُنہوں نے کھینچ رکھی تھی اور تختہ اور ڈیر لگا رکھی تھی دکھلائی تصویر دیکھنے میں عجیب تھی لیکن جب صاحب موصوف نے خوش بیانی اور فصاحت کے ساتھ اس کے حسن و قبح خود کھولکر بیان فرمائے تو از بس عجیب معلوم ہوئی۔ یہہ تصویر ایک آدمی کی تھی جو دراز قد لیکن دُبلا جسم مگر ایک بھاری لاٹھی ہاتھ میں اور بڑے لمبے بوٹ پاؤں میں پہنے تھے اُس کے سر پر ایک بھاری گٹھڑی تھی۔ اُسی کا نام مجبوری مل رکھا تھا +

مجبوری مل *

اُس کے اوصاف یوں بیان کئے +

(۱) کام کاج میں سُست۔ (۲) نہ میانہ رو۔ (۳) کم ہمت (۴) کم سمجھ +

اِس تصویر کو اُس ملک کے مسیحیوں یا کل کلیسیا سے تشبیہ دی اور اُور بھی نقص ہمیں بتلائے +

(۱) بھاری لاٹھی جسکا انگریزی میں اُنہوں نے (فارن سپورٹ) یعنے غیر کی امداد نام رکھا +

(۲) لمبے بوٹ جن کا انگریزی اُنہوں نے (فارن سسٹم) یعنے غیر ملک کا طریقہ نام رکھا +

(۳) سر پر گٹھڑی جسکا انگریزی میں اُنہوں نے (ہائی پیڈ منسٹری) یعنے اعلیٰ تنخواہ دیکر دینی خدمت کرانا نام رکھا +

پھر صاحب موصوف نے ایک دوسری تصویر دکھلائی جو برعکس اول کے تھی۔ یہہ بھی ایک آدمی کی تصویر تھی۔ جو میانہ قد کمر میں کمر بند سر پر پگڑی ہاتھ میں ایک ہلکی لاٹھی جو اپنے ہی کاندھے پر رکھی تھی اور اُس پر اپنا تھوڑا سا بوجھ لٹکا رکھا تھا اور پاؤں میں دیسی جوتی۔

اس کا نام خوش خان رکھا +

خوش خان *

مناسب حال طریق انتظام

اُس کے اوصاف یوں بیان کئے +

(۱) مناسب حال انتظام کے طریق پر کام کرنے والا +

(۲) ہمتی۔ (۳) اپنا بار خود اُٹھانے والا +

(۴) خود نثار خدمت کرنے والا +

صاحب موصوف نے زور دیکر فرمایا کہ ضرور ہے کہ اس دوسری تصویر کی طرح ہماری کلیسیا ہو جاوے اُس حالت میں یہہ خود بخود سیلف سپورٹ ہو جاوےگی ورنہ ممکن نہیں کہ سیلف سپورٹ کا عمل میں آسکے۔ صاحب موصوف نے اول تصویر سے گویا ہندوستان کی کلیسیا کی حالت کی عمدہ فوٹو کھینچکر دکھلا دی اور درحقیقت حالت یوں ہی ہے اور اسی سبب سے مسئلہ سیلف سپورٹ مشکل اور لاحل نظر آتا ہے اور دوسری تصویر کھینچکر صاحب موصوف نے گویا نصیحت دی ہے کہ ایسا ہونا چاہئے اگر ایسا ہو تو ہندوستان کی کلیسیا سلف سپورٹ ہو جاوےگی۔ پھر پادری ایچ گولکناتھ صاحب نے سلف سپورٹ پر مضمون پڑھا جو اڈیٹوریل کالم میں بجنسہٖ ہی نکل چکا ہے۔ اس کے بعد پادری غلام مسیح صاحب نے اس ہی مضمون پر ایک پیپر پڑھا۔ اس کے بعد دعا مانگی گئی +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن دسمبر ۱۵- یونان نے باب عالی سے درخواست کی ہے کہ صلحنامہ کی تصدیق کی میعاد میں ایک ماہ بڑھایا جاوے- قسطنطنیہ کے سفیر اس پر حیران ہیں +

اہل یونان صلحنامہ کے شرائط سے ناراض ہیں اسی واسطے یونان کی سرکار چاہتی ہے کہ میعاد بڑھائی جاوے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ چیمبر، وزارت میں شکست ہو مگر دول یورپ کی شکایت سے دیکر چیمبر کا اجلاس کل بلایا گیا ہے +

لنڈن دسمبر ۱۶- ایک زبردست کمیٹی جس کے ممبر لارڈ وولزلی سر ایسیم برون سر ٹریارڈ گیٹنگ بھی ہیں اس خاطر بنی ہے کہ سرحدی مہم میں جو ہندوستانی فوج نے مردانگی ظاہر کی ہے اُس کی یادگاری کا مناسب انتظام کریں +

کلکتہ دسمبر ۱۷- مالاکنڈ کے ایک تار میں خبر ہے کہ ۱۶ بنگال انفنٹری کا ایک سپاہی رات کے وقت درگائی کی چوکی کے باہر مارا گیا- فوج کی صحت اچھی ہے +

الہ آباد دسمبر ۱۶- امرتسر کے دربار صاحب کی آمنی دو طرح سے ہوتی ہے- ایک تو دوامی جاگیروں کے حاصل ہونے سے اور دوسری اُن جاگیروں کے وسیلے جو بعض شخصوں کو اُن کی حین حیات میں ملی تھیں- اب ایسے جاگیر دار فوت ہوگئے ہیں مگر سرکار نے حکم دیا ہے کہ اِن قدیم جاگیروں سے دربار صاحب کے لئے آمدنی ہو سکتی ہے جب تک کہ گورنمنٹ یہہ مدد دینا پسند فرماویگی +

الہ آباد دسمبر ۱۶- ایک قلیل التعداد کمیٹی کلکتہ میں فراہم ہوئی ہے تاکہ غور کریں کہ کونسی تجاویز عمل میں لائی جاسکتی ہیں علاوہ اُن کے جو عمل میں لائی جارہی ہیں تاکہ وبا ہندوستان کے اندر ریل کے راستوں سے پھیلنے میں روکی جاوے +

کلکتہ دسمبر ۱۶- بنگال کے شہر چاندپور میں سخت آگ لگ گئی- بازار جلکر خاک سیاہ ہوگیا اور قریباً ایک لاکھ روپیہ کا جوٹ جل گیا +

لنڈن دسمبر ۱۷- سلطان روم اور شاہ یونان نے صلح نامہ پر تصدیق کردیا ہے +

لنڈن دسمبر ۱۷- رایٹر کو خبر ملی ہے کہ یورپ کی وہ طاقتیں جو معاملات مشرق میں شوق رکھتی ہیں انتظاری کی حالت اختیار کرینگی جب تک کہ جرمن کے کل مطالبے جو وہ چین سے چاہتا ہے صحیح صحیح معلوم نہ ہو لینگے +

کلکتہ دسمبر ۱۸- مقام ماماٹائی کے قریب دشمن بہت چالاک معلوم دیتے ہیں کیونکہ اُنہوں نے افسروں کے دو زین سواری کے گھوڑے اور ۱۶ اخیر تاریخ کی رات کو چرالئے ہیں +

الہ آباد دسمبر ۱۷- اخبار پایونیر کی سمجھ میں درہ خیبر پر از سر نو قبضہ کرنا دفعتہً ہونا چاہیے-

جنرل سیمن کا ڈویزن اور جنرل ہمنڈ کا برگڈ اس مطلب کی خاطر جمرود میں مقیم کئے گئے ہیں +

اِن تینوں برگڈیں سے دو درہ کو پھر کھولنے کے لئے کافی ہونگے اور تیسرا برگڈ لنڈی کوتل سے رابطہ قائم رکھنے کے کام میں آویگا +

یقین کیا جاتا ہے کہ درہ خیبر خاص میں کوئی فرقائی جگمٹ نہ ہوگا اور کہ صرف کچھ ہی مقابلہ کیا جاویگا +

جب علی مسجد ایک مرتبہ لے لی گئی تو ذکا خیل کچھ زیادہ نقصان نہ کر سکیں گے +

لنڈن دسمبر ۱۸- مالکوں اور انجنیروں کی کانفرنس کا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ سوائے آٹھ گھنٹے والے معاملے کے ہر ایک معاملے میں چند روز اتفاق ہوگیا ہے آٹھ گھنٹے والے معاملے کو مالک نہیں مانتے ہیں- کانفرنس برخاست ہوگئی ہے اُس وقت تک جب تک کہ از سر نو قرہ کے وسیلے آدمی نہ انتخاب کئے جاویں +

کلکتہ دسمبر ۱۹- ایک تار ابھی پہنچا ہے جس میں خبر ہے کہ خیبر رائفل کے ۲۰ سپاہی اپنے ہتھیاروں سمیت جمرود کو واپس آگئے ہیں- اب بہت ہی تھوڑے سپاہی رہ گئے ہیں جو واپس نہیں آئے اور تھوڑے ہی ہتھیار باقی ہیں جو واپس نہیں کئے گئے +

اورکزئیوں نے اپنا جرمانہ ادا کردیا ہے +

کلکتہ دسمبر ۲۰- کورم کا ایک تار بیان کرتا ہے کہ کہ پیتو علی شیرزئی اپنی شرائط کو پورا کرنے سے قاصر رہے ہیں +

اُن کو جبر اً شرائط پورے کرانے میں کوئی بڑی دقت نہ ہوگی کیونکہ وہ اورکزئیوں کا ایک چھوٹا سا فرقہ ہے +

بمبئی دسمبر ۱۹- بمبئی پریسیڈنسی ایسوسی ایشن کے زیر نگرانی ایک عام جلسہ میں جو کل کے روز منعقد ہوا تھا یہہ تجویز منظور ہوئی کہ پارلیمنٹ میں درخواست کیجاوے کہ ملٹری اخراجات جو اِن سالوں میں ہندوستان کے آئینی حدود کے باہر ہو رہے ہیں بہت بڑھتے جاتے ہیں +

اِس میموریل میں یہہ درخواست ہے کہ اب سے اور آیندہ بھی ایسے اخراجات جو محض برٹش سرداری کے قائم رکھنے کے لئے اٹھائے جاتے ہیں وہ کل انگلینڈ کے خزانہ سے ادا کئے جاویں +

کلکتہ دسمبر ۲۱- خدو خیل جو عثمان زئی کا ایک چھوٹا فرقہ ہے اور جو کوہ مہابان کے مغربی اطراف میں ہماری حد کے باہر رہتے ہیں اور جو مالاکنڈ اور چکدرہ کے حملوں میں شامل تھے اپنے آپ مردان میں آئے +

اُنہوں نے تمام مقدمات کا فیصلہ کیا اور فساد میں شامل ہونے کے سبب ۲۰۰۰ روپیہ جرمانہ- ۱۵۰ بندوقیں اور ۲۰۰ تلواریں دیں- اپنی اطاعت کے ثبوت میں اُنہوں نے اپنے



مضامین مفید المبتدین

نشان

کیا تم نے کبھی خیال کیا کہ کتنی چیزیں ہیں جو ہم صرف اُن کے نشانوں سے پہچانتے ہیں؟ بہت سی ایسی شی ہیں کہ جن کی بابت علاوہ اُس علم کے جو نشانوں سے ملتا ہے ہم خاک بھی نہیں جانتے ہیں۔ سوچو تو۔ نشان دو قسم کے ہوتے ہیں اچھے اور خراب۔

ہر ایک چیز پر نشان ہوتے ہیں بعض اچھے بعض خراب۔ ہم نے کسی بھینس یا گائے کو دیکھا۔ دُبلی تھی لنگڑی تھی۔ جھٹ اِن نشانوں سے معلوم ہوا کہ نکمی ہے۔ یا کیہ دیکھا پہیا ٹیڑھا تھا۔ ہال اور نابھ ٹوٹے۔ ہم نے یقین کیا کہ یکہ خراب ہے۔ یا کسی دن تم کو قیدی ملا۔ ہتھکڑیاں زنجیریں پہنے ہوئے۔ آنکھیں لال۔ حسد اور کینہ اور غصہ اور دغا سے بھری ہوئیں تم نے دیکھتے ہی معلوم کیا کہ یہہ شریر شخص ہے اور اُس کی شرارت کے نشان دیکھ کر کانپ گئے۔ اِسی طرح تم نے کئی دفعہ پہچانا کہ فلانی لڑکی ہوشیار ہے اور فلانہ لڑکا بے وقوف یا فلانی لڑکی سست ہے اور فلانہ لڑکا محنتی بلکہ میں کہتا ہوں کہ قریباً سارا علم جو ہم نے حاصل کیا ہے نشانوں سے حاصل کیا ہے۔

کیا تم نے آج تک کبھی سوچا کہ تم پر کس طرح کے نشان ہیں؟ نشان تو تم پر موجود ہیں۔ اس میں ذرہ بھی شبہ نہیں۔ لیکن بات یہہ ہے کہ کس طرح کے ہیں۔ شاید خراب ہیں۔ شاید شیطان کے ہیں۔ گناہ کے کالے کالے داغ ہو گئے ہائے!! ہائے!! غضب کی بات ہے۔ کیسے بڑے بڑے داغ اور کیسے کالے! اِن داغوں کو کس طرح نکالیں؟ کیا آپ ہی نکل جائیں گے؟ اِس کے جواب میں ایک کہانی سُنو۔ ایک دفعہ میرے والد نے بمبئی کے بڑے کوڑھی خانہ میں جا کر ایک چھوٹی لڑکی دیکھی۔ خیال تھا کہ یہہ لڑکی تو بالکل تندرست ہے اِس کوڑھی خانہ میں کیوں رہتی ہے؟ پر ڈاکٹر صاحب نے لڑکی کا کُرتہ کاندھے سے ذرہ سا اُتار کر میرے والد کو دو چھوٹے داغ دکھائے۔ بس فوراً معلوم ہوا کہ لڑکی کوڑھی ہے۔ اور بھی تو ذرہ سُنو چھ مہینے جب میرے والد نے پھر اُسی کوڑھی خانہ میں جا کر اُسی لڑکی کو دیکھا۔ اور اُس پر نگاہ کر کے حیران ہوئے۔ کہ کتنا فرق ہے۔ ساری پیٹھ پر کوڑھ کے نشان ہیں۔ اب کچھ شک نہیں کہ یہہ کوڑھی ہے۔ یہہ داغ کیونکر پھیل گئے تھے؟ اِس واسطے کہ علاج نہیں ہوا تھا۔ پیارے بچو اگر تم گناہ کے داغوں کو رہنے دو بہت ہی بڑھ جائیں گے۔ ایسا کہ کوئی دیکھنے والا حیران ہو گا کہ اِتنے عرصہ میں اِس لڑکے یا لڑکی کے دل میں یہہ گناہ کیونکر اِس قدر پھیل گیا ہے۔ صرف عیسٰی اِن داغوں کو نکال سکتا ہے۔ صرف عیسٰی اِس خوفناک وبا۔ گناہ کی وبا کا علاج کر سکتا ہے۔ کیا ابھی تک گناہ کے کالے نشان تمہارے دل پر ہیں یا عیسٰی کی طاقت سے نکالے گئے ہیں۔ دیکھو اپنے دلوں کو سوچو اپنی حالت پر۔ اگر گناہ اور بدی کی گندگی اور نجاست کے نشان ہیں تو ہاتھ جوڑ کر عیسٰی سے دعا کرو کہ اے عیسٰی میں خراب ہوں میں ناپاک ہوں۔ مجھے صاف کر۔

بیت

مسیحا خون اپنے سے
مجھے تو کر پاک پہلے

دل پر داغ اِس طرح پڑ جاتے۔ خدا نے تمہارا دل صاف بنایا تھا۔ پھر کسی دن تم نے حکم عدولی کی۔ بس ایک داغ آ گیا۔ دوسرے دن خفا ہو گئے۔ دیکھو دوسرا داغ۔ کسی اور دن شاید جھوٹھ بولے۔ او ہو! کیسا کالا داغ اُس وقت پڑ گیا۔ پھر شیطان نے سخت آزمایش کی اور تم نے شاید گالی نکالی۔ اُس کا بھی داغ لگا۔ اب دیکھو جو دل پہلے صاف تھا مانند سفید کاغذ کے سارا میلا اور گناہ آلودہ ہو گیا ہے۔

یہہ تو ہولناک حال ہے پر لاعلاج نہیں۔ معالجہ کون کریگا۔ عیسٰی مسیح اِن سب نشانوں کو مٹا سکتا ہے اور تب تمہارا دل ویسا ہی صاف ہو جائیگا جیسا کہ پہلے تھا کیسی خوشی کی بات ہے عیسٰی کو ایسا پاک کرنے دو۔ بغیر تمہاری مرضی کے نہیں کریگا۔ لیکن کرنے کو تیار ہے۔

حصہ دوم

بعض اچھے بھی نشان ہوتے ہیں۔ میں ایک بہت عمدہ گویا جانتا ہوں اُس کا بیٹا ویسا ہی بنا جاتا ہے۔ اگر کوئی اُس لڑکے کو سُنے تو کہیگا کہ باپ کی سی لیاقت اُس میں پائی جاتی ہے۔ والد کے نشان ہیں۔ شاید تم نے نہایت ہی اچھی تصویر دیکھی۔ معلوم ہوا کہ یہہ فلانے مصوّر کی ہے۔ اُس کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ ایسی طرز سے کتاب میں مصنف کی اور تقریریں واعظ کی اور کاریگری میں کاریگر کے نشان پائے جاتے ہیں۔ روپیہ پر ملکہ معظمہ کے نشان یعنے اُنکی صورت دکھی جاتی ہے اب سوال یہہ ہے کہ تم میں کس کے نشان ہیں؟ نشان ہیں ضرور پر کس کے؟ کیا عیسٰی کے ہیں یا کسی اور کے؟ اگر کوئی تم کو دیکھے تو فوراً پہچان لیگا کہ یہہ عیسٰی کی کاریگری ہے۔ یا شاید شک رہیگا۔ یا شاید اِس سے بھی بدتر معلوم ہو گا کہ یقیناً یہہ عیسٰی کا لڑکا نہیں ہے یا یہہ عیسٰی کی لڑکی نہیں ہے تم پر مثل روپیہ کے بادشاہ کی صورت ہے۔

پیارے بچو ایسے وقت اپنے آپ کو پرکھو۔ بلکہ خدا سے دعا کرو کہ اے خدا مجھے جانچ اور دیکھ کہ مجھ میں کس کے نشان پائے جاتے ہیں خداوند نے کہا کہ تم اُنکو اُنکے پھلوں سے پہچانو گے یعنے اُنکے نشانوں سے پہچانو گے۔ یہہ بھی اِس طور سے پہچانے جاتے ہیں

میلاد شریف

خمسہ واعظ بر غزل مولانا صفدر

کریں ہم سب تیری نغمہ سرائی - تیری الفت ہمارے دل میں آئی
تجھی سے زندگی جاوید پائی - مسیحا دین و ہم ایمان مائی ؛
تو خود سرمایۂ ہر بے نوائی ؛

سمجھ میں کس کے تیری ذات آئی - تیری اُلفت کی کنہ کس نے ہے پائی
فرشتوں نے یہاں گردن جھکائی - انساں برتر تو از ادراک مائی ؛
کہ فرزند خدا و ہم خدائی

خدا ہے ذات تیری اور ہم خس - نہیں اِس سے زیادہ جانتے بس
تیری ہے ذات میں ہوتی ہم ہیں بیکس - بکُنہ ذات پاکت کے رسد کس
بجز ایں کہ تو بے چون و چرائی

بشر بن کر ہمیں صورت دکھائی - کبھی ظاہر کیا جلوہ خدائی
کسی مخدوم کی صورت بنائی - بظاہر آدم خاکی نمائی ؛
بباطن نور مطلق در قبائی

محبت تو نے کیا ہم کو دکھائی - ہمارے بدلے جان اپنی گنوائی
خدا ہو صورت انساں بنائی - تو از ما رگ جاں ازما جدائی ؛
ولیکن از خدا و خود خدائی

الٰہی ذات تو نے ہے بتا دی - صفات ذات یا ہوہو دکھا دی
تیری ہی ذات نے دوئی اٹھا دی - چو تو کشاف ذات نور حقی ؛
بفہم تیرۂ ما کے در آئی ؛

خدا ہے تو تیری ہر جا خدائی - تیری صورت بھلا کب دیکھ پائی
تیرا جلوہ کسے دیوے دکھائی - وے بہر کہ خود را خود نمائی
تو پردہ از رُخ خود میکشائی

دکھا ہم کو مسیحا اپنی صورت - نہ رکھ تو باز ہم سے اپنی رحمت
مساکیں پر تیری ہوتی ہے برکت - غریباں مستحق ایں کرامت
بچشم خورد مغروراں نیائی

مسیحا زندگی ما از تو خواہیم - ہمہ بیمار محتاج شفائیم ؛...؛
برائے زندگی بردت آئیم - مسیحا ما ہمہ اہل فنائیم ؛ ؛

وے تو مالک ملک بقائی ؛

خطا تو بخش واعظ کی خدا - سوا تیرے نہیں اس کا سہارا
فقط عاصی کا ہے اک تو ہی چارا - حیات جاودانی بخش مارا
تو ہر محتاج را حاجت روائی

قصیدہ در تہنیت بڑے دن

جوش پر ہے رحمت خلاق باری اندنوں
ابر رحمت ہے برستا باری باری اندنوں

صاف کرتی ہے چمن باد بہاری اندنوں
آنے والی ہے شہ گل کی سواری اندنوں

سبز ہے ہر نخل کی پوشاک ساری اندنوں
نونہالان چمن کی ہے تیاری اندنوں

باغ میں سرو و صنوبر ہیں مودب صف بصف
قمریاں ایک سو ہیں کرتی حمد باری اندنوں

بھولی بیماری کو اپنی نرگس بیمار بھی ؛
آنکھیں کھولے تکتی ہے صورت ہماری اندنوں

ہیں ملایک اور بشر دیتے مبارکبادیاں
ماہ و خور بھی کرتے ہیں گلگشت بہاری اندنوں

ہے مبارکباد کا چاروں طرف یہہ شور و غل
ہے بڑا دن عید آتی ہے ہماری اندنوں

کیوں نہ ہو گھر گھر خوشی اور کیوں نہو ہر جا سرور
آج شادی ہے بڑے دن کی یہہ ساری اندنوں

نار بس بس تو بھی اب اپنا کر یہہ حال زار
خوش نہیں آتی ہے ہم کو تیری زاری اندنوں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی - چوڑائی - نرخ اور پہنچانیکی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر - این - ڈبلیو - ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو ؛

ضروری اشتہار ؛

چونکہ سال ہذا ختم ہونے پر ہے - اور ہم کو خریداروں کی فہرست از سر نو تیار کرنا منظور ہے لہذا اتمام پچھلے خریداروں سے جن کے پاس حساب کے کارڈ بھیجے گئے ہیں اور نیز نئے خریداروں سے بھی یہہ التماس ہے کہ نور وزے پیشتر قیمت اخبار ارسال فرماویں - ہمیں اس درخواست کے کرنے کی زیادہ جرأت اس سبب سے ہے کہ ہم بلا قیمت اور بلا تنخواہ آپ لوگوں کی خدمت کرتے ہیں - لہذا ہم کو یقین واثق ہے کہ آپ ہماری اس عرض کو قبول کریں ہمارے واسطے اِس خدمت میں سہولیت اور آسانی پیدا کریں گے - سال کا آخری حصہ ہم نے حساب وغیرہ کیواسطے مخصوص کیا ہوا ہے - آگے کو فرصت کم ہوگی پس اگر سب صاحبان یک لخت قیمت بھیجدیں تو نہایت مہربانی ہوگی ؛

اِس وقت یہہ بھی یاد دلانا بیجا نہ ہوگا کہ جو صاحب پیشگی ادا نہیں کرتے ہیں اُنکے اخبار بند ہو جاینگے ؛ نیجر

اِشتہار

۱ ۲

مڈیکل مشن نہوں میں ایک عیسائی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی جو سند یافتہ ہو ضرورت ہے - عیال دار کو ترجیح دی جاویگی - درخواستیں مع نقول اسناد بمعہ مشتہر کے پاس آنی چاہئیں ؛

المشتہر

ڈاکٹر - ٹی - ایل - پنل - ایم - ڈی

ضرورت

ایک سینئر سند یافتہ اُستاد جو قدرے انگریزی کی واقفیت رکھتا ہو انبالہ چھاونی کے مشن کے مڈل سکول میں علم ہندسہ پڑھانے کیلئے درکار ہے - تنخواہ عہ روپیہ ماہوار - درخواست کرو ؛

پادری - اے - ایچ - یونگ صاحب - اڈیٹر و نیجر اخبار نورافشاں کیواسطے - امریکن مشن پریس لودیانہ میں - ایم - وائیلی کے اہتمام سے چھپا ؛